۲۲راکتوبر۸۱ء تبمبيي

جناب مرعم میمن صاحب۔

(عمر بھائی وز کانسن والا)۔ پہلے نج نس کی بات۔ دیکھوعمر بھائی ہمارے کو مالوم نہیں نگا دلوگ ہمارے لیے جولکھتا ہے وہ ہمارے پاس موجودنہیں۔ جیادہ ترنگا دلوگ ہمارے کوا یکدم کنڈم بات بولتا ہے۔ اور ہم نے آج تک اینے بارے میں تعریف اور تقید کے آ رٹیکل کالسٹ بنا کرنہیں رکھا تو تم کیا بھیجیں گا؟ اپنا سر؟ ادھرسیٹھ گو لی چند نے جو چو بڑی جھایا آسمیں ہماری بابت کچھ آ رٹکل ہے وہ بانچ لو۔ اور کچھا پی عقل کام میں لاؤتم کودوسروں کے آرٹرکل کی کہا جرورت ہے اپنی عقل سے کھو۔

دوسری بات مید کہ کارلوکو ہم اینے افسانوں کا پلندہ بھیج چکا ہے جوہم نے خودتر جمہ کرکے ویکلی میں جھایا تھا۔ وہ سب اشٹوری کارلو کے پاس ہے اسکوفون مارو کہ سب کی zerox جیرونس بنوا کرتم کو تھیجد ہے، اسمیں سےتم ایک دواپنی مرضی کی چھانٹ لو۔ تمهارا آرٹکل سیٹھ گوئی چندنے کیوں نہیں چھایا اسمیں کھراب بات کیا تھا؟ ہمارے کو یا ذہیں ۔ باقر مہدی نے اسکی کیا وجہ کھی ہے ہمارے کو بتاؤ۔

'' آ گ کا دریامیں [؟] وجودیت' ایک مضمون وحید اختر نے لکھا تھا۔ ایک مضمون اسی ناول پر بیجد طویل ڈاکٹر راہی معصوم رضانے لکھا تھا۔علیگڑ ھے کے رسالے اردوا دب میں شارہ ۳، ۱۹۲۵ء۔اتفاق سے اسکاتراشہ اسونت مل گیا۔صابر دت کا ہے۔ایک مضمون احدندیم قاسمی نے عرصہ گذرامیر ہے بھی صنم خانے پر لکھاتھا۔ باقی یا ذہیں۔ ا پنامیم صاحب اور با بالوگ کو ہمارا دعاً پیار دینا مانگتا۔اب لیٹرخلاص۔فقط عيني

